پیامِ قرآن کی پیشکش

لحم الخنزیر کے متعلق

ایک غلط فہمی کا ازالہ

محمد شعیب

https://www.facebook.com/payamequran

بسم الله الرحمن الرحيم
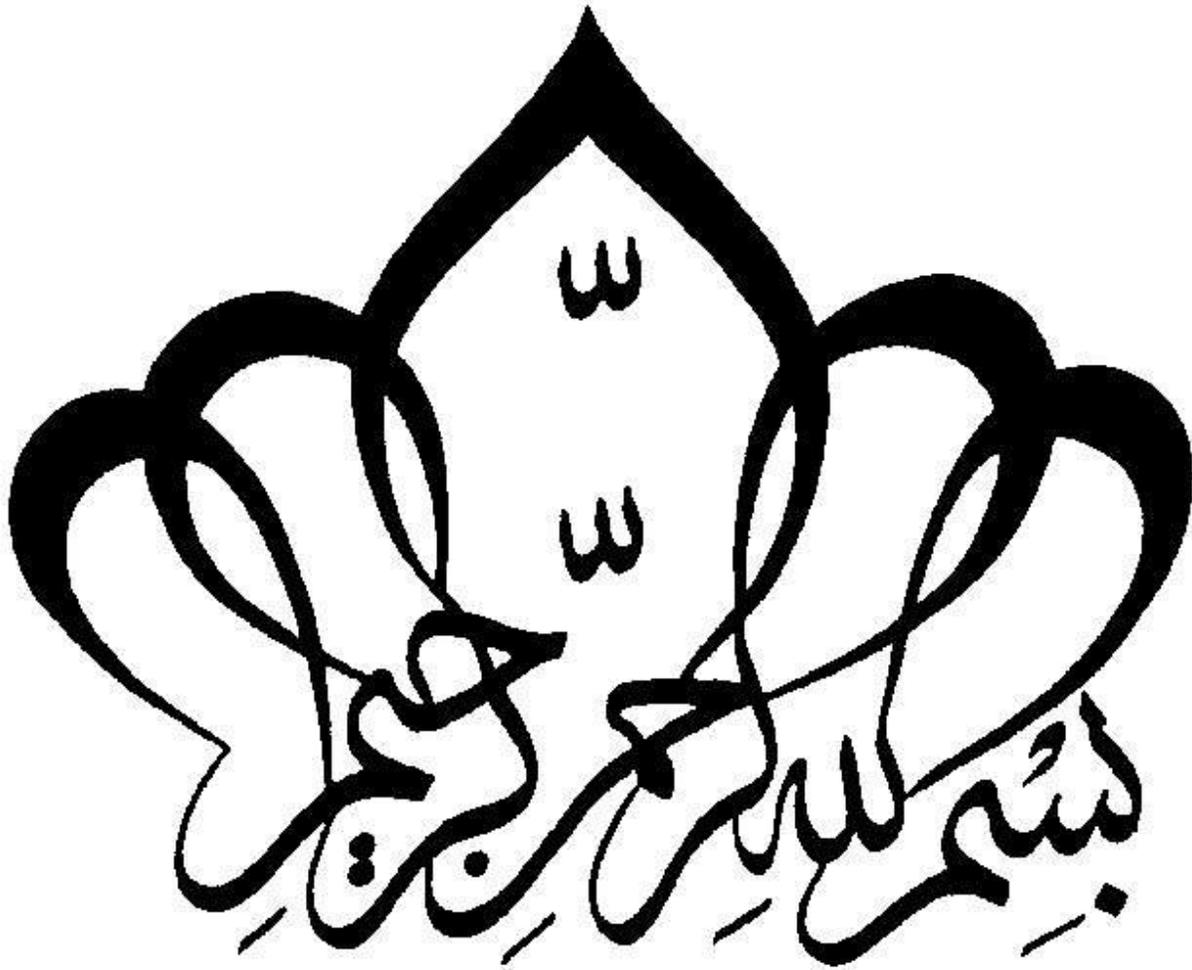
فرمانِ باری تعالیٰ

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿البقرة: ١٧٣﴾

بیشک تم پر حرام کیا گیا ہے مُردار، خون اور سور کا گوشت اور کوئی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کرے یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ایک محترم (جو کہ القرآنک پاور کے نام سے مشہور و معروف ہیں) کی طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ قرآنی اصطلاح "لحم الخنزیر" جس کا ترجمہ قدیم و جدید ہر لغت میں "سور کا گوشت" کیا گیا ہے، غلط ہے ۔اور اس کا صحیح ترجمہ جانور کے جسم میں پائے جانے والے غدود ہیں۔

محترم اپنا دعویٰ ان الفاظ کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

Alquranic Power والدم ولحم الخنزیر۔۔۔ دو مختلف اسما ہیں۔ الدم خون، اور خنزیر بمعنی غدود، جھلیاں نما، یہ گوشت کے اندرونی تہوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔

6 hours ago · Like

محترم نے اپنے دعوے کو مستحکم کرنے کے لیے دو کتب لغات کا نام غلام احمد پرویز صاحب کی "لغات القرآن" کے حوالے سے بتایا۔

ان کے الفاظ مندرجہ ذیل تھے۔

Alquranic Power اور یہ معنی آپ کو لغت راغب اور مرزا ابو الفضل کی لغت غریب القران میں دستیاب ہوسکتے ہیں۔ (لغات القران از مفکر قران علامہ پرویز۔ جلد دوم۔صفحہ 621)
6 hours ago · Edited · Like

محترم کے اس دعوے کی تصدیق کے لیے سب سے پہلے ہم نے مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی سے رجوع کیا۔

توہمیں "خنزیر" کے مندرجہ ذیل مفاہیم ملے۔

خنزير

– قوله تعالى: {وجعل منها القردة والخنازير} [المائدة/60]، قيل: عنى الحيوان المخصوص، وقيل: عنى من أخلاقه وأفعاله مشابهة لأخلاقها، لا من خلقته خلقتها، والأمران مرادان بالآية، فقد روي (أن قوما مسخوا خلقه (وذلك ما أخرجه الطيالسي ص 39 وأحمد 395/1 عن ابن مسعود قال: سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القردة والخنازير، أهي من نسل

اليهود؟ فقال: (لا، إن الله لم يلعن قوما قط فمسخهم فكان لهم نسل، ولكن هذا خلق، فلما غضب الله على اليهود فمسخهم جعلهم مثلهم) انظر: الدر المنثور 109/3؛ وفيه مجهول)، وكذا أيضا في الناس قوم إذا اعتبرت أخلاقهم وجدوا كالقردة والخنازير؛ وإن كانت صورهم صور الناس.

(خ ن ز ر)

اَلْخِنْزِيْرُ کے معنیٰ سور کے ہیں۔اور آیت کریمہ:

﴿وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ﴾ (۵-۶۰)

اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا۔

میں بعض نے کہا ہے کہ خاص کر سور ہی مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے افعال و عادات بندر اور سور جیسے ہو گئے تھے۔ نہ کہ وہ بلحاظ صورت کے بندر اور سور بن گئے تھے۔ ❶ مگر زیر بحث آیت میں دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی صورتیں مسخ ہو گئی تھیں اور وہ بندر اور سور بن گئے تھے۔ ❷ اسی طرح انسانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو شکل وصورت کے لحاظ سے گو انسان نظر آتے ہیں لیکن اخلاق وعادات کے اعتبار سے بندر اور سور بنے ہوئے ہیں۔

آپ نے امام راغب کے الفاظ پڑھ لیے ہوں گے اور آپ کو کہیں بھی غدود نامی کسی چیز کا ذکر نہیں ملا ہو گا۔ اور محترم نے پرویز صاحب کی "لغات القرآن" کے حوالے سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ دونوں مفاہیم راغب کی مفردات اور میرزا ابوالفضل کی "غریب القرآن" میں مل جائیں گے۔ مفردات تو ہم نے آپ قارئین کے سامنے پیش کر دی۔ اب جناب میرزا ابوالفضل کی کتاب "غریب القرآن" سے اقتباس پیش کرتے ہیں ۔ اس میں بھی غدود وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

غریب القرآن ۱۰۶ باب الخاء

چھوڑدو (اُنہیں جانے دو، اُن سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو) ۔

تَخَلَّی صاف اور خالی ہونا ۔ [س ۸۴ : ۴

خنزر

خِنْزِیْرٌ (۱) (= خَنَزَ + نَزُرَ) سڑی گلی اور

غریب القرآن ۱۰۷ باب الخاء

ناقص چیز ۔

● قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر ـ ـ ـ [س ٦ : ١٤٦

(۲) جمع خَنَازِیْرُ ـ سُؤر ـ [س ٥ : ٦٣

میں چلنا ۔ کسی فضول بات یا بحث میں اُلجھنا ۔ [س ۹ : ۷۰

خَوْضٌ (اِسم فعل) غوطہ لگانا ۔ بیکار باتوں میں اُلجھنا ۔ [س ۵۲ : ۱۲

خَائِضٌ (اِسم فاعل) وہ جو بیکار باتوں میں

حوالے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میرزاصاحب نے کہیں غدودوں کا ذکر نہیں کیا۔ تاہم میرزاصاحب نے اپنا ایک خود ساختہ مرکب (خنز + نزر) پیش کیا ہے۔ اور خنزیر کا معنی "گلی سڑی اور ناقص چیز" بیان کیا ہے۔

عربی میں "**خنز**" کا مطلب کسی چیز کا گلنا سڑنا ہی ہوتا ہے، خاص طور پر گوشت کا۔ لیکن "**نزر**" کا مطلب ناقص نہیں بلکہ "کم مقدار" ہے۔ حوالہ پیشِ خدمت ہے۔

نَزْر: قَلِيل little, small; inconsiderable, insignificant, negligible; trifle, insignificant amount

(المورد: طبع لبنان_____ صفحہ نمبر: ۱۱۶۶)

میرزاصاحب کے مفہوم پہ یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ آخر وہ کون سی قوم تھی کہ جس سے اللہ پاک کو ڈر تھا کہ وہ نافرمانی کی راہ اختیار کرتے ہوئے "گلا سڑا گوشت" کھانا شروع ہو جائے گی۔ اور نزر کے اصل معنی یعنی" کم مقدار" کو چھوڑ اپنے مطلب کا مفہوم یعنی " ناقص "استعمال کرنے سے وہ کیا

حاصل کرنا چاہتے تھے۔ شاید وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بیف چھوڑ کر مٹن کھانا شروع ہو جائیں اور اس طرح "گاوءماتا" جیسا مسئلہ شاید ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے۔

خیر اصل چیز یہ ہے کہ محترم میرزا صاحب نے اپنے ایجاد کیے ہوئے مرکب کے حق میں لغتِ عرب سے کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ اس مرکب کے مروج ہونے کی کوئی مثال پیش کی۔

ابو الحسن اصفہانی اور میرزا ابو الفضل کے اسکین تو ہم نے قارئین کے سامنے پیش کر دے جن میں ہمیں غدو دنامی کوئی چیز نہیں ملی جس کا محترم القرآنک صاحب کا دعویٰ تھا۔ بعد میں محترم نے اقرار کر لیا کہ انہوں نے خود ان دو کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا بلکہ جناب پرویز صاحب کی "لغات القرآن" میں سے نوٹ کیا تھا۔

Alquranic Power جس چیز کی وضاحت ایک آیت میں موجود پائی جائے، دیگر آیات میں بھی اس کا وہی مطلب ہوتا ہے۔

جہاں تک ڈکشنری کی بات ہے، اور راغب اور ابو الفضل کی ڈکشنریز کا حوالہ میں نے دیا ہے۔ یہ میں نے لغات القران سے نوٹ کیا تھا۔ باقی راغب کی لغت اور ابوالفضل کی "غریب القران" چونکہ مجھے دستیاب نہیں ہوسکیں، اس لیے براہ راست ان سے تصدیق نہیں کرپایا۔ اور مفکر قران کی لغات القران کے حوالہ پہ ہی اکتفا کرنا پڑا۔

ممکن ہے کسی پرانی بڑی لائبریری میں یہ دونوں لغات دستیاب ہوجائیں تو وہاں آپ اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ یہ مفہوم وہاں موجود ہوگا۔

Wednesday at 6:00pm · Like

اب یہاں یہ سوال اٹھ سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ محترم پرویز صاحب نے "لغات القرآن" میں مندرجہ بالا کتب کے الفاظ کو غلط طور پر پیش کیا ہو اور اس وجہ سے محترم القرآنک صاحب غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہوں۔ اس لیے ہم نے پرویز صاحب کی "لغات القرآن" سے رابطہ کیا اور کم از کم اس موقع پر ہمیں پرویز صاحب کی علمی دیانت کی داد دینا پڑی کہ انہوں نے دونوں مصنفین کے پیش کردہ مفاہیم میں کوئی کمی بیشی نہیں کی تھی۔ حوالہ حاضر ہے۔

خ ن ز ر

اَلْخَنْزَرَةُ۔ موٹا ہونا۔ بڑا موٹا ہتھوڑا جس سے پتھر توڑے جاتے ہیں۔ اَلْخِنْزِیْرُ۔ سؤر۔ (جمع خَنَازِیْرُ)۔ خَنْزَرَ۔ اس نے خنزیر کے سے کام کئے۔ کسی کو کنکھیوں سے دیکھنے کیلئے بھی یہ لفظ آتا ہے**۔

قرآن کریم میں لحم خنزیر کا شمار حرام اشیاء کی فہرست میں ہوا ہے (۲/۱۷۳)۔ نیز ان لوگوں کیلئے بھی یہ لفظ (خنزیر) آیا ہے جن کی سیرتیں مسخ ہو کر بد ترین حیوانوں جیسی ہو جائیں۔ (۵/۶۰)۔ راغب نے لکھا ہے کہ اس کا استعمال مسخ صورت اور مسخ سیرت دونوں کیلئے ہو سکتا ہے***۔ (نیز دیکھئے عنوان ق۔ ر۔ د) صاحب غریب القرآن نے اسے خَنِزَ + نَزْرٌ سے مرکب لکھا ہے جسکے معنے ہیں سڑی گلی اور ناقص چیز****

خنزیر (سؤر) کے متعلق یہ عجیب چیز ہے کہ اسے دنیا میں ہر جگہ قابل نفرت سمجھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یورپ کی جو قومیں اس کا گوشت کھاتی ہیں وہ بھی اس کے نام کو بطور گالی استعمال کرتی ہیں۔ خود بائبل میں اس کا ذکر اسی انداز سے آیا ہے۔

---

* تاج۔ راغب۔ محیط۔ **تاج۔ ***راغب۔ ****میرزا ابوالفضل۔

جیسا کہ "مفہوم القرآن" پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ پرویز صاحب نے بھی میرزا ابوالفضل کے خود ساختہ مرکب کو رد کر دیا تھا اور ہر مقام پر خنزیر کا مطلب "سور" ہی لیا گیا ہے۔ اور مفردات القرآن میں تو امام اصفہانی نے کسی نئے مفہوم کا ذکر تک نہیں کیا اس لیے امید ہے یہاں تک لغات کے حوالے سے محترم القرآنک پاور کا پیدا کردہ ابہام قارئین سے ذہن سے دور ہو چکا ہو گا۔

محترم کا ایک موقف یہ بھی ہے کہ انہوں نے تصریفِ آیات کی رو سے سمجھا کہ یہاں "لحم الخنزیر" سے مراد سور کا گوشت نہیں بلکہ "غدود کا گوشت" ہے۔ لیکن یہاں محترم کے اخذ کردہ مفہوم پر ہمارے مندرجہ ذیل تحفظات ہیں۔

1۔ کیا یہاں غدود سے مراد انسانی جسم میں پائے جانے والے عام غدود ہیں؟

اگر ایسا ہے تو ان کے لیے عربی میں ایک غیر مبہم اور واضح لفظ "**غدد**" موجود ہے۔ لغت سے کچھ غدود کے نام حاضر ہیں۔

gland	غُدَّة [تشريح]
prostate gland, prostate	غُدَّةُ البُروسْتات
gonad, sex gland	غُدَّة تَناسُلِيَّة
mammary gland	غُدَّة ثَدْيِيَّة
pancreas	الغُدَّةُ الحُلْوَة: بَنْكِرِيَاس
exocrine gland	غُدَّة خارِجِيَّةُ الإِفراز
thyroid gland, thyroid	غُدَّة دَرَقِيَّة
lacrimal gland, tear gland	غُدَّة دَمْعِيَّة
sebaceous glands	غُدَد دُهْنِيَّة
thymus	غُدَّة صَعْتَرِيَّة
endocrine gland, ductless gland	غُدَّة صَمَّاء
pineal body, pineal gland, pineal organ, pineal, epiphysis	غُدَّة صَنَوْبَرِيَّة
sweat gland	غُدَّة عَرَقِيَّة

تو آخر قرآن نے ایک واضح لفظ کو چھوڑ کر ایک مبہم لفظ "خنزیر" کیوں استعمال کیا جسے قرآن ایک جانور کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔ جس نے دنیا کے بڑے بڑے ماہرینِ لغت کو مغالطے میں ڈال دیا اور وہ صدیوں تک لحمِ خنزیر سے سور کا گوشت ہی مراد لیتے رہے یہاں تک کہ ہندوستان میں وحی

نازل ہوئی کہ کدھر بھٹکے جاتے ہو، لحم الخنزیر کا مطلب تو غدودوں کا گوشت ہے۔ کیا یہ قرآن کے کتابِ مبین ہونے کے دعویٰ کے خلاف نہیں ہے؟

2۔ کیا اس آیت میں خنزیر سے مراد بیماری سے پیدا ہونے والے غدود ہیں؟

اگر یہاں بیماری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غدود ہیں تو کیا کوئی شخص اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے بیمار جانور کا گوشت کھاتا ہے؟ لوگ اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں، پیروں کے آستانوں پہ ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں، حکمِ الٰہی کی نافرمانی میں خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں لیکن کیا آپ نے بیمار جانور کا گوشت کسی کی مرغوب غذا دیکھی ہے؟ (پرویز صاحب نے یہاں ہوس پروری کی اصطلاح استعمال کی ہے) پھر اللہ پاک کو یہ اعلان کیوں کرنا پڑا کہ مجبور ہو جاوء تو کھا لینا لیکن حد سے نا بڑھنا۔ کون بیمار جانور کا گوشت کھانے میں حد سے بڑھتا ہے؟ کون بیمار گوشت کو ہوس پروری کے لیے استعمال کرتا ہے؟

3۔ اگر خنزیر سے آپ تصرفِ آیات کے نتیجے میں غدود مراد لیتے ہیں تو غدود ایک مستقل لفظ ہے اس کے ساتھ لحم کا لاحقہ لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا کبھی کسی کو دماغ کا گوشت یا آنکھ کا گوشت جیسے الفاظ کہتے ہوئے سنا ہے؟

حرفِ آخر

"لحم الخنزیر" سے مراد سور کا گوشت ہی ہے جس کے کھانے سے قرآن میں منع کیا گیا ہے ہر اور یہ ممانعت ہر امت کے دور میں رہی ہے۔

وما علینا الا البلاغ